قرن اول میں اسرائیلیات کا فروغ

جز الرابع

متفرق روایات

از

ابو شہر یار

۲۰۲۰

www.islamic-belief.net

فہرست

پیش لفظ 3

توریت پڑھنا حرام ہے ؟ 7

قصه بلعم باعور 12

عبد اللّٰہ بن عمرو اور اہل کتاب کی کتب 28

مملکت سلیمان کا ذکر 30

بسم اللّٰہ الرحمان الرحیم

پیش لفظ

صحیح بخاری کی روایت ہے کہ ابن عبّاس کہتے ہیں

يا معشر المسلمين، كيف تسألون أهل الكتاب عن شيء، وكتابكم الذي أنزل الله على نبيكم صلى الله عليه وسلم أحدث الأخبار بالله، محضا لم يشب، وقد حدثكم الله: أن أهل الكتاب قد بدلوا من كتب الله وغيروا، فكتبوا بأيديهم الكتب، قالوا: هو من عند الله ليشتروا بذلك ثمنا قليلا، أولا ينهاكم ما جاءكم من العلم عن مسألتهم؟ فلا والله، ما رأينا رجلا منهم يسألكم عن الذي أنزل عليكم

اے مسلمانوں تم اہل کتاب سے کیسے سوال کر لیتے ہو ان چیزوں پر ان کا ذکر اللّٰہ نے اس کتاب میں کیا ہے جو اس نے اپنے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر نازل کی ہے ... اور اللّٰہ نے تم کو بتا دیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب بدلی اور اپنے ہاتھ سے لکھا اور کہا کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے اس کو جو ان کے پاس ہے اس کو قلیل قیمت پر بیچ دیا- میں تم کو کیوں نہ منع کروں ان مسائل میں ان سے سوال کرنے سے جن کا علم تم کو آ چکا ہے- اللّٰہ کی قسم میں نہیں دیکھتا کہ وہ تم سے سوال کرتے ہو جو تم پر نازل ہوا ہے

ابن عبّاس کی بات سے ظاہر ہے کہ یہ ان نو مسلموں کے لئے ہے جن کی تربیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی تھی اور وہ یہود و نصاری سے ان مسائل میں سوال کر رہے تھے جن کی وضاحت قران میں کی جا چکی ہے – ان میں کعب الاحبار تھے جو عمر کے دور میں ایمان لائے لیکن ابن عباس ان کے بیٹے نوف البکالی کو ابن عباس کذاب کہتے تھے

کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ العنکبوت آیت ۵۱ میں فرمایا ہے کہ

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ

ان کو کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جو ان پر پڑھی جاتی ہے

لیکن اس آیت کی یہ تفسیر نہیں ابن کثیر مقدمہ میں لکھتے ہیں

وَمَعْنَى ذَلِكَ: أو لم يَكْفِهِمْ آيَةٌ دَالَّةٌ عَلَى صِدْقِكَ إِنْزَالُنَا الْقُرْآنَ عَلَيْكَ وَأَنْتَ رَجُلٌ أُمِّيٌّ

اور اس کا معنی ہے أو لم يَكْفِهِمْ آيَةٌ دال ہے کہ قرآن اللہ نے نازل کیا ہے اور اپ ایک امی رسول ہیں

قرآن میں النَّحْلِ ۴۳ یہ بھی ہے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

اور ہم نے اپ سے پہلے جن رسولوں کو بھیجا وہ سب مرد تھے ہم ان پر وحی کرتے تھے پس اہل ذکر سے پوچھ لو اگرتم (لوگوں) کو معلوم نہیں ہے

عربوں کو کہا جا رہا ہے کہ اہل کتاب سے پوچھ لو یہی تفسیر ابن عباس سے نقل کی گئی ہے.
تفسیر ابن کثیر کے مطابق مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ الْمُرَادَ بِأَهْلِ الذِّكْرِ: أَهْلُ الْكِتَابِ

تفسیر ابن ابی حاتم ج ۷ ص ٢٨٨٤ کے مطابق یَعْنِي فاسألوا أَهْلَ الذكر والكتب الماضية

پس اہل کتاب سے پوچھو اور کتب ماضی سے رجوع کرو

عَنْ ابْنِ عباس فسئلوا أَهْلَ الذِّكْرِ يَعْنِي مشركي قريش، إِنَّ محمدًا رسول اللّٰه في التوراة والإنجيل

سعید بن جبیر کہتے ہیں یہ عبدللّٰہ بن سلام اور اہل توریت کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے

عن سعيد بن جبير في قوله: فسئلوا أَهْلَ الذِّكْرِ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلامٍ ونفر مِنَ اهْلِ التوراة

ابوهريره رضی اللّٰہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اور روایت ہے جو بخاری روایت کرتے

اہل کتاب (یہودی) تورات کو خود عبرانی زبان میں پڑھتے ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے ہیں۔ اس پر نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تم تکذیب کرو بلکہ یہ کہا کرو : آمنا باللّٰہ وما أنزل إلينا‌ہم ایمان لائے اللّٰہ پر اور اس چیز پر جو ہماری طرف نازل کی گئی صحیح بخاري

اب ان کتب کا تمام زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے لہذا یہ مسئلہ نہیں ہو گا بلکہ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں صحابہ نے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے حکم پر عبرانی سیکھ لی تھی جس کا مقصد خط و کتابت تھا

صحيح بخاري ، كتاب احاديث الانبياء ، باب : ما ذكر عن بني اسرائيل میں نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی حدیث ہے

بلغوا عني ولو آية، وحدثوا عن بني إسرائيل ولا حرج، ومن كذب علي متعمدا، فليتبوأ مقعده من النار

پہنچاؤ میری جانب سے خواہ ایک آیت ہی ہو اور روایت کرو بنی اسرائیل سے اس میں کوئی حرج نہیں اور جس کسی نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

اسرائیلیات اورسابقہ کتب سماوی میں فرق رکھنا ضروری ہے ان دونوں میں وہ چیزیں جو قرآن و حدیث سے متفق ہوں پیش کی جا سکتی ہیں لیکن ان کا مقصد احقاق حق اور تبین ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ،قرآن میں خود کئی جگہ توریت و انجیل کا حوالہ دیا گیا ہے

ابن عباس اور دیگر اصحاب رسول سے بعض لوگوں نے نبی اسرائیل کے کچھ ایسے قصے منسوب کیے ہیں جو صحیح نہیں ہیں – ان میں ایک بلعم نام کے ایک شخص کا قصہ ہے جس کا ذکر اس کتاب میں ہے

توریت پڑھنا حرام ہے ؟

اللہ تعالی کا قول ہے کہ دور نبوی کے یہود کے پاس اصل توریت تھی لیکن وہ اس کو نافذ نہیں کرتے تھے[1]

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُـمُ التَّوْرَاةُ فِيْـهَا حُكْمُ اللّـٰهِ ثُـمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ (43)

اور وہ تجھے کس طرح منصف بنائیں گے حالانکہ ان کے پاس تورات ہے جس میں اللہ کا حکم ہے پھر اس کے بعد ہٹ جاتے ہیں، اور یہ مومن نہیں ہیں۔

مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكُتُبِ، فَقَرَأَهُ عَلَى

1

سورہ المائدہ

توریت کیا ہے ؟ اس پر راقم کی کتاب ملاحظہ کریں

In Search of Hidden Torah

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ وَقَالَ: «أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، لَا تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ، أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مُوسَى كَانَ حَيًّا، مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي

جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ اپنے ہاتھوں میں اہل کتاب کی کوئی تحریر لے کر آئے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کو پڑھا اپ صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا کہ اے ابن الخطاب! کیا تم لوگوں کو تردد اور اضطراب میں ڈالنا چاہتے ہو ۔ وہ ذات جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک میں ایک پاکیزہ
چمکدارشریعت تمہارے لئے لایا ہوں تم ان سے سوال نہ کرو جس کی وہ تمہیں سچی خبردیں پھر تم تکذیب کرو یا باطل کہیں اور تم تصدیق کر بیٹھو. وہ ذات جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرتے تو تم ضرور گمراہ ہو جاتے۔

شعیب الأرناؤوط کہتے ہیں إسناده ضعيف اسکی اسناد ضعیف ہیں

یہ روایت متن کی تبدیلی کے ساتھ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَابِتٍ سے بھی مروی ہے سند ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَابِتٍ

سنن دارمی کے مطابق یہ کتاب جو عمر رضی اللہ تعالی عنہ پڑھ رہے تھے التَّوْرَاةِ تھی سند ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مسند احمد کے علاوہ بَيْهَقِيُّ كِتَابِ شُعَبِ الْإِيمَانِ میں اس کو مجالد کی سند سے نقل کرتے ہیں

مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح میں مبارکبوری لکھتے ہیں

فقد روي نحو عن ابن عباس عند أحمد وابن ماجه، وعن جابر عند ابن حبان، وعن عبد اللّٰه بن ثابت عند أحمد وابن سعد والحاكم في الكنى، والطبراني في الكبير، والبيهقي في شعب الإيمان

پس اسی طرح ابن عباس کی سند سے احمد اور ابن ماجه نے اور جابر کی سند سے ابن حبان نے اور عبد اللّٰہ بن ثابت سے احمد اور ابن سعد نے اور الحاکم نے لکنی میں اور طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب الإیمان میں روایت کیا ہے

اس روایت کی تمام اسناد میں راوی مُجَالِدُ بنُ سَعِيْدِ بنِ عُمَيْرِ بنِ بِسْطَامَ الهَمْدَانِيُّ المتوفی ۱٤٤ ھ کا تفرد ہے

أَبُو حَاتِمٍ کہتے ہیں لاَ يُحْتَجُّ بِهِ اس سے دلیل نہ لی جائے

ابْنُ عَدِيٍّ کہتے ہیں اس کی حدیث: لَهُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ أَحَادِيْثُ صَالِحَةٌ صالح ہیں

أَبُو سَعِيْدٍ الأَشَجُّ اس کو شِيْعِيٌّ یعنی شیعہ کہتے ہیں

الميموني کہتے ہیں ابو عبدللّٰہ کہتے ہیں

قال أبو عبد اللّٰه: مجالد عن الشعبي وغيره، ضعيف الحديث. «سؤالاته»

احمد کہتے ہیں مجالد کی الشعبي سے روایت ضعیف ہے

ابن سعد کہتے ہیں كان ضعيفا في الحديث، حدیث میں ضعیف ہے

المجروحين میں ابن حبان کہتے ہیں كان رديء الحفظ يقلب الأسانيد ويرفع

ردی حافظه اور اسناد تبدیل کرنا اور انکو اونچا کرنا کام تھا

ابن حبان نے صحیح میں اس سے کوئی روایت نہیں لی- ابن حبان المجروحين میں لکھتے ہیں که امام الشافعی نے کہا

وَالْحَدِيثُ عَنْ مُجَالِدٍ يُجَالِدُ الْحَدِيثَ اور مجالد کی حدیث ، حدیث کو کوڑا لگانا ہے

مجالد کی کوئی روایت صحیح ابن حبان میں نہیں

مجالد کو دارقطنی ليس بثقة ثقه نہیں کہتے ہیں

بخاری تاریخ الکبیر میں لکھتے ہیں

كَانَ يَحيى القَطّان يُضَعِّفُهُ. يَحيى القَطّان اسکی تضعیف کرتے تھے

وكَانَ ابْن مَهديّ لا يروي عنه. ابْن مَهديّ اس سے روایت نہیں کرتے تھے

ابن حجر کہتے ہیں

ليس بالقوی و قد تغير فی آخر عمره

قوی نہیں اور آخری عمر میں تغیر ہو گیا تھا

نسائی کہتے ہیں ثقه ہے اور ليس بالقوی قوی نہیں بھی کہتے ہیں

امام مسلم نے صحیح میں الشَّعْبِيِّ کی سند سے الطَّلَاق میں صرف ایک روایت نقل کی ہے. امام مسلم نے اس کی سند اس طرح پیش کی ہے

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، وَحُصَيْنٌ، وَمُغِيرَةُ، وَأَشْعَثُ، وَمُجَالِدٌ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، وَدَاوُدُ، كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ،

یعنی سات راویوں بشمول مُجَالِدٌ نے طلاق کی ایک روایت الشَّعْبِيِّ سے نقل کی ہے

بس صرف یہی روایت ہے جس پر اس کو صحیح مسلم کا راوی گردانا جاتا ہے

حیرت ہے کہ عرب علماء میں شعیب الأرناؤوط کے علاوہ عصر حاضر میں کوئی اس روایت کو ضعیف نہیں کہتا بلکہ سب شوق سے اس کو فتووں میں لکھتے ہیں

اس بحث کا لب لباب ہے کہ مجالد کی کتب سماوی کے بارے میں روایت منکر ہے

قصه بلعم باعور

بلعم باعور (بلعم بن باعوراء یا بلعام بن یاعر یا بلعم بن أَبَر یا بِلْعَامُ) ایک فرضی کردار ہے – یہودی و نصرانی کہتے ہیں یہ ایک غیر اسرائیلی نبی تھا

راقم کہتا ہے یہ بنی اسرائیلی گھڑنت ہے- اس کے قصے کا اصل مقصد انبیاء کی کردار کشی تھا کہ ایسے انبیاء بھی تھے جو بنی اسرائیلی نہیں تھے، کنعاني تھے ان کو اسم اعظم تک کا علم تھا لیکن چونکہ وہ بنی اسرائیل کی غنڈہ گردی کے خلاف نصیحت کرتے تھے اللہ ان کی دعا کو پھیر دیتا قبول نہ کرتا- راقم کہتا ہے یہ سب جاہل یہود کا تراشیدہ قصہ ہے - قصہ کا مصدر بائبل کتاب گنتی باب ۲۲ سے ۲٤ میں ہے

http://gospelgo.com/a/urdu_bible.htm

بنی اسرا ئیلیوں نے موآب کے میدان کا سفر کیا ۔ انہوں نے یردن ندی کے پار یریحو کے قریب خیمہ ڈا لا ۔ 2 اموری لوگوں کے ساتھ بنی اسرا ئیلیوں نے جو کچھ کیا تھا صفور کے بیٹے بلق نے اسے دیکھا تھا ۔ 3 اور مو آب بہت زیادہ ڈراہوا تھا کیوں کہ وہاں اسرائیل کے بہت لوگ تھے ۔ موآب بنی اسرا ئیلیوں سے بہت ڈرا ہوا تھا ۔ 4 موآب کے قائدین مدیان کے بزرگوں سے کہا ، ” لوگوں کا یہ بڑا گروہ ہمارے چاروں طرف کی تمام چیزوں کو اسی طرح تباہ کر دے گا جیسے کوئی گائے میدان کی گھاس چر جاتی ہے ۔” اس وقت صفور کا بیٹا بلق موآب کا بادشاہ تھا ۔ 5 اس نے کچھ آدمیوں کو بعور کے بیٹے بلعام کو بُلا نے کے لئے بھیجا ۔ بلعام ندی کے قریب فتور نام کے علاقے میں تھا ۔ بلق نے کہا ، ” لوگوں کی ایک نئی قوم مصر سے آئی ہے ۔ وہ اتنی زیادہ ہیں کہ پورے ملک میں پھیل سکتی ہیں ۔ انہوں نے ٹھیک ہمارے پاس خیمہ ڈالا ہے ۔ 6 آؤ اور میری خاطر ان پر لعنت کرو کیونکہ وہ ہم سے زیادہ طاقتور ہیں ۔ تب میں ان لوگوں کو ہرا سکوں گا اور انہیں ملک سے باہر پھینک

دونگا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم جس کسی کو بھی دعا دو گے وہ برکت و
فضل پائے گا۔ اور جس کسی کو لعنت دو گے وہ ملعون ہو گا۔" 7 موآب اور
مدیان کے بزرگ بلعام سے بات چیت کرنے گئے۔ ان لوگوں نے اس کی خدمت کے
لئے اپنے ساتھ رقم اسے دینے کیلئے لے گئے تب ان لوگوں نے اسے وہ سب کچھ بتایا جو
بلق نے کہا تھا۔ 8 بلعام نے ان سے کہا ، " یہاں رات میں رکو۔میں خداوند سے
باتیں کروں گا۔ اور جو جواب وہ مجھے دیگا وہ تم سے کہوں گا۔ اس لئے اس
رات موآبی لوگوں کے قائد اس کے ساتھ ٹھہرے۔ 9 خدا بلعام کے پاس آیا اور اس
نے پوچھا ، " تمہارے ساتھ یہ کون لوگ ہیں ؟ " 10 بلعام نے خدا سے کہا ، "
موآب کے بادشاہ صفور کا بیٹا بلق نے انہیں مجھ کو ایک پیغام دینے کو بھیجا ہے ۔
11 پیغام یہ ہے : لوگوں کی ایک نئی قوم مصر سے آئی ہے ۔ وہ تعداد میں اتنی زیادہ
ہیں کہ تمام ملک میں پھیل سکتی ہیں۔ اس لئے آؤ اور میرے لئے ان پر لعنت کر۔ تب
ممکن ہے کہ ان سے لڑنے میں کامیاب ہو سکوں۔ اور اپنے ملک کو چھوڑنے کیلئے
اُن پر دباؤ ڈال سکوں ۔" 12 لیکن خدا نے بلعام سے کہا، " اُن کے ساتھ مت جا ؤ ۔
تمہیں ان لوگوں پر لعنت نہیں کرنی چاہئے ۔ کیونکہ ان پر میرا فضل و کرم ہے ۔"
13 دوسرے دن صبح بلعام اُٹھا اور بلق کے قائدین سے کہا ، " اپنے ملک کو واپس
جاؤ ۔ خداوند مجھے تمہارے ساتھ جانے نہیں دیگا ۔" 14 اس لئے موآبی قائدین
بلق کے پاس واپس گئے اور اس سے انہوں نے یہ باتیں کیں۔ انہوں نے کہا ، " بلعام نے
ہم لوگوں کے ساتھ آنے سے انکار کردیا ۔" 15 اس لئے بلق نے دوسرے قائدین کو
بلعام کے پاس بھیجا اُس بار اُس نے پہلی بار کے مقابلہ میں بہت زیادہ آدمی بھیجے
اور یہ قائد پہلی بار کے قائدین کے مقابلہ میں بہت زیادہ اہم تھے ۔ 16 وہ بلعام کے
پاس گئے اور انہوں نے اس سے کہا ، " صفور کا بیٹا بلق تم سے کہتا ہے : مہربانی کر
کے اپنے کو یہاں آنے سے کسی کو روکنے نہ دو ۔ 17 جو میں تم سے مانگتا ہوں
اگر تم وہ کروگے تو میں تمہیں بہت زیادہ معاوضہ دونگا ۔ آؤ ان لوگوں پر لعنت
کرو اور میری مدد کرو ۔" 18 لیکن بلعام نے اُن لوگوں کو جواب دیا اس نے کہا ، "
مجھے خداوند اپنے خدا کا حکم ماننا چاہئے ۔ میں اس کے حکم کے خلاف کچھ
نہیں کر سکتا ۔ میں بڑا چھوٹا کچھ بھی اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک
خداوند نہیں کہتا کہ اگر بادشاہ بلق اپنے سونے چاندی بھرے خوبصورت گھر دے

تو بھی اپنے خداوند کے خلاف کچھ نہیں کرو ں گا ۔ 19 لیکن تم بھی ان دوسرے
لوگوں کی طرح آج کی رات یہاں ٹھہر سکتے ہو اور میں رات میں معلوم کروں گا
کہ وہ مجھے اور کچھ کہتا ہے ۔ " 20 اس رات خدا بلعام کے پاس آیا ۔ خدا نے کہا
، " یہ لوگ تمہیں اپنے ساتھ لے جانے کے لئے پھر سے بُلانے آ گئے ہیں ۔ اس لئے تم ان
کے ساتھ جا سکتے ہو لیکن تم صرف وہی کرو جو میں تم سے کرنے کو کہوں ۔ "
21 دوسری صبح بلعام اٹھا اور اپنے گدھے پر زین رکھی ۔ تب وہ موآبی قائدین کے
ساتھ گیا ۔ 22 بلعام اپنے گدھے پر سوار تھا اس کے خادموں میں سے دو اس کے
ساتھ تھے ۔ جب بلعام سفر کررہا تھا خدا اس پر غصّہ میں آ گیا۔ اس لئے خداوند کا
فرشتہ بلعام کے سامنے سڑک پر کھڑا ہو گیا ۔ فرشتہ بلعام کو رو کنے جا رہا تھا ۔
23 بلعام کے گدھے نے خداوند کے فرشتہ کو سڑک پر کھڑا دیکھا ۔ فرشتہ کے ہاتھ
میں ایک تلوار تھی۔ اس لئے گدھا سڑک سے مُڑا اور کھیت میں چلا گیا ۔ بلعام
فرشتہ کو نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے وہ گدھے پر بہت غصّہ کیا ۔ اس نے گدھے
کو مارا اور اسے سڑک پر لوٹنے پر مجبور کیا ۔ 24 بعد میں خداوند کا فرشتہ
دوسری جگہ پر کھڑا ہوا جہاں سڑک تنگ ہو گئی تھی ۔ یہ دو انگور کے باغوں
کے درمیان کی جگہ تھی ۔ وہاں سڑک کے دونوں جانب دیواریں تھی ۔ 25 گدھے
نے خداوند کے فرشتے کو پھر دیکھا ۔ اس لئے گدھا ایک دیوار سے سٹ کر نکلا ۔
اس سے بلعام کا پیر دیوار سے چھِل گیا ۔ اس لئے بلعام نے اپنے گدھے کو پھر مارا ۔
26 اس کے بعد خداوند کا فرشتہ دوسری جگہ پر کھڑا ہوا ۔ یہ دوسری جگہ تھی
جہاں سڑک تنگ ہو گئی تھی ۔ وہاں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں گدھا مُڑ
سکے ۔ دائیں یا بائیں نہیں مُڑ سکتا تھا ۔ 27 گدھے نے خداوند کے فرشتے کو دیکھا
اس لئے گدھا بلعام کو اپنی پیٹھ پر لئے ہو ئے زمین پر بیٹھ گیا ۔ بلعام گدھے پر بہت
غصّہ میں تھا اس لئے اس نے اپنے ڈنڈے سے اسے پیٹا ۔ 28 تب خداوند نے گدھے کو
بولنے کی قوت دی ، " گدھے بلعام سے کہا تم مجھ پر کیوں غصّہ میں ہو؟ میں نے
تمہارے ساتھ کیا کیا ہے ؟ تم نے مجھے تین بار ما را ہے ۔" 29 بلعام نے گدھے کو
جواب دیا ، " تم نے دوسروں کی نظر میں مجھے بے وقوف بنا یا ہے اگر میرے ہاتھ میں
تلوار ہوتی تو میں ابھی تمہیں مار ڈالتا ۔" 30 لیکن گدھے نے بلعام سے کہا ، " میں
تمہارا اپنا گدھا ہوں جس پر تم کئی برسو ں سے سواری کرتے ہو اور تم جانتے ہو

کہ میں نے ایسا اِس سے پہلے کبھی نہیں کیا ہے ۔ " یہ صحیح ہے " بلعام نے کہا ۔
31 تب خداوند نے بلعام کو سڑک پر کھڑے فرشتہ کو دکھایا ۔ بلعام نے خداوند کا
فرشتہ اور اس کی تلوار کو دیکھا تب بلعام نے اپنا سر زمین کی طرف جھکا یا ۔ **32**
تب خداوند کا فرشتہ بلعام سے پوچھا ، " تم نے اپنے گدھے کو تین بار کیوں مارا ؟
میں خود تم کو روکنے آیا ہوں کیونکہ تیرا راستہ میرے بر خلاف ہے ۔ **33** تیرے
گدھے نے مجھے دیکھا اور وہ تین بار مجھ سے مُڑا ۔ اگر گدھا مُڑا نہ ہو تا تو میں تم
کو مار ڈالا ہوتا ۔ لیکن میں تمہارے گدھے کو نہیں مارتا ۔" **34** تب بلعام نے
خداوند کے فرشتے سے کہا ، " میں نے گناہ کیا ہے ۔ میں یہ نہیں جانتا تھا کہ تم
سڑک پر کھڑے ہو ۔ اگر میں بُرا کر ہا ہوں تو میں گھر واپس ہو جا ؤں گا ۔" **35**
خداوند کے فرشتے نے بلعام سے کہا ، " نہیں ! تم ان لوگوں کے ساتھ جا سکتے ہو ۔
لیکن ہوشیار رہو ۔ وہی باتیں کہو جو میں تم سے کہنے کیلئے کہوں گا ۔ اس لئے
بلعام بلق کے بھیجے گئے قائدین کے ساتھ گیا ۔ **36** بلق نے سُنا کہ بلعام آرہا ہے اس
لئے بلق اس سے ملنے کے لئے ارنون کی سرحد پر موآبی شہر کو گیا ۔ یہ اس کے
ملک کا کو نہ تھا ۔ **37** جب بلق نے بلعام کو دیکھا تو اس نے بلعام سے کہا ، " میں
نے اس سے پہلے تم کو آنے کیلئے کہا تھا اور یہ بھی بتا یا تھا کہ یہ انتہا ئی اہم ہے ۔
تم ہمارے پاس کیوں نہیں آئے ؟ کیا یہ سچ ہے کہ میں تجھے معاوضہ یا انعام دینے کے
قابل نہیں ہوں؟ " **38** لیکن بلعام نے جواب دیا ، " میں اب تمہا رے پاس آیا ہوں۔
لیکن میں ڈرتا ہوں کہ میں شاید وہ نہ کر سکوں جو تم مجھ سے کرنے کی امید
رکھتے ہو ۔ مئیں صرف وہی باتیں تم سے کہہ سکتا ہوں جو خداوند خدا مجھ سے
کہنے کو کہتا ہے " **39** تب بلعام بلق کے ساتھ قرئیہ حصریت کو گیا ۔ **40** بلق نے
کچھ مویشی اور کچھ بھیڑ قربانی کے لئے ذبح کئے ۔ اس نے کچھ گوشت بلعام اور
کچھ اس کے ساتھ کے قائدین کو دیا ۔ **41** اگلی صبح بلق بلعام کو باما ت بعل
شہر کو لے گیا۔ اس جگہ سے وہ بنی اسرا ئیلیوں کی چھا ؤنی کے سب سے نزدیکی
حصّے کو دیکھ سکتے تھے ۔

Numbers 23

1 بلعام نے کہا ، " یہاں سات قربانگاہیں بناؤ اور میرے لئے سات بیل اور سات
مینڈھے تیار کرو ۔" 2 بلق نے وہ سب کیا جو بلعام نے کہا تھا ۔ تب بلعام نے ہر ایک
قربان گاہ پر ایک بیل اور ایک مینڈھے کی قربانی کی ۔ 3 تب بلعام نے بلق سے کہا
، " اُس قربان گاہ کے نزدیک ٹھہرو ۔ میں دُوسری جگہ جاتا ہوں ہو سکتا ہے خدا
وند وہاں آئے اور مجھے اطلاع دے کہ مجھے کیا کہنا چاہئے تب میں تجھے بتاؤنگا
۔" تب بلعام ایک اُونچی جگہ پر گیا ۔ 4 خدا اُس جگہ پر بلعام کے پاس آیا اور بلعام
نے کہا ، " میں نے سات قربان گاہیں تیّار کی اور میں نے ہر ایک قربان گاہ پر ایک
بیل اور ایک مینڈھے کی قربانی پیش کی ۔" 5 تب خدا وند نے بلعام کو وہ بتایا جو
اُسے کہنا چاہئے ۔ تب خدا وند نے کہا ، " بلق کے پاس جاؤ اور اُن باتوں کو کہو
جو میں نے کہنے کے لئے بتائی ہیں ۔" 6 اِس لئے بلعام بلق کے پاس واپس آیا ۔ بلق
جب قربان گاہ کے پاس کھڑا تھا اور موآب کے تمام قائدین اُس کے ساتھ کھڑے تھے
۔ 7 تب بلعام نے اپنا پیغام سنایا : موآب کے بادشاہ بلق نے مجھے ارام(سیریا) سے بُلایا
۔ مشرق کی پہاڑ سے بلق نے مجھ سے کہا ، " آؤ اور میرے لئے یعقوب کے خلاف
کہو ۔ آؤ اور بنی اسرائیلیوں کے خلاف کہو ۔" 8 خدا اُن کے خلاف نہیں ہے میں
بھی ان کے خلاف نہیں کہہ سکتا خدا وند نے انکا برا ہونے کے لئے نہیں کہا ہے
میں بھی ویسا نہیں کر سکتا ۔ 9 میں اُن لوگوں کو پہاڑ پر سے دیکھتا ہوں ۔ میں
ایسے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو اکیلے رہتے ہیں ۔ وہ لوگ اپنے آپ کو قوموں کے
حصّہ نہیں مانتے ۔ 10 یعقوب کے لوگوں کو کون گِن سکتا ہے ۔ وہ دھول کے
ذرّات سے بھی زیادہ ہیں ۔ بنی اسرائیلیوں کی چوتھائی کو بھی کوئی گِن نہیں سکتا
۔ مجھے ایک اچھے آدمی کی طرح مرنے دو ۔ میرا خاتمہ ان کی طرح ہونے دو ۔
11 بلق نے بلعام سے کہا ، " تم نے ہمارے لئے کیا کیا ہے ؟میں نے تم کو اپنے دشمنوں
پر لعنت کرنے کے لئے بُلایا تھا لیکن اس کے بجائے تم نے انہیں دعا دی ۔" 12 لیکن
بلعام نے جواب دیا ، " مجھے وہی کہنا چاہئے جو خدا وند مجھ سے کہلوانا چاہتا ہے
۔" 13 لیکن بلق نے کہا ، " اس لئے میرے ساتھ دوسری جگہ پر آؤ اس جگہ سے تم
لوگوں کو دیکھ سکتے ہو ۔ لیکن تم ان کے ایک حصّہ کو ہی دیکھ سکتے ہو ۔ تم

سبھی کو نہیں دیکھ سکتے ۔ اور اس جگہ سے تم میری خاطر ان پر لعنت کرو ۔"
14 اِس لئے بلق بلعام کو صوفیم کے میدان میں لے گیا یہ پسگہ پہاڑ کی چوٹی پر تھا
۔ بلق نے اس جگہ پر سات قربان گاہیں بنائیں ۔ تب بلق نے ہر ایک قربان گاہ پر
قربانی کے لئے ایک بیل اور ایک مینڈھا پیش کیا ۔ **15** اِس لئے بلعام نے بلق سے کہا
، " اس قربان گاہ کے پاس کھڑے رہو ۔ میں اس جگہ پر خدا سے ملنے جاؤنگا ۔" **16**
اِس لئے خدا وند بلعام کے پاس آیا اور اس نے بلعام کو بتایا کہ وہ کیا کہے تب خدا
وند نے بلعام کو بلق کے پاس واپس جانے اور اُن باتوں کو کہنے کو کہا ۔ **17** اس
لئے بلعام بلق کے پاس گیا بلق جب قربان گاہ کے پاس کھڑا تھا ۔ موآب کے قائد اُس
کے ساتھ تھے ۔ بلق نے اُسے آتے ہوئے دیکھا اور اُس سے پو چھا ، " خدا وند نے کیا
کہا ؟" **18** تب بلعام نے یہ باتیں کہیں : " بلق کھڑے رہو اور میری بات سنو ۔ صفور
کے بیٹے بلق میری بات سنو! **19** خدا انسان نہیں ہے ۔ وہ جھوٹ نہیں کہے گا ۔
خدا انسان کا بیٹا نہیں اگر خدا وند کہتا ہے کہ وہ کچھ کرے گا تو ضرور کریگا ۔
اگر خدا وند وعدہ کرتا ہے تو اپنے وعدے کو ضرور پورا کرے گا ۔ **20** خدا وند نے
مجھے انہیں دعا دینے کا حکم دیا ہے ۔ خدا وند نے اُنہیں خیر و برکت عطا کی ہے ۔
اس لئے میں اُسے بدل نہیں سکتا ۔ **21** یعقوب کے لوگوں میں کوئی قصور وار نہ تھا
۔ بنی اسرائیل کوئی گناہ نہیں کئے تھے ۔ خداوند ان کا خدا ہے ۔ اور وہ اُن کے ساتھ
ہے ۔ اور بادشاہ کی للکار ان لوگوں کے بیچ ہے ۔ **22** خدا اُنہیں مصر سے باہر لایا ۔
اِسرائیل کے وہ لوگ جنگلی سانڈ کی طرح طاقتور ہیں ۔ **23** کوئی جادوئی قوّت
نہیں جو یعقوب کے لوگوں کو شکست دے سکے ۔اِسرائیل کے خلاف کوئی جادو
استعمال نہیں کیا جا سکتا ۔ یعقوب اور بنی اسرائیلیوں کے بارے میں لوگ کہیں
گے : ' دیکھو خدا کیسے کیسے عظیم کام کئے ۔" **24** لوگ شیر ببّر کی طرح طاقتور
ہونگے ۔ وہ شیر کی طرح لڑیں گے ۔ وہ اس وقت تک آرام نہیں کریں گے جب
تک کہ وہ اپنے شکار کو مار کر کھا نہ جائے اور اسکے مردہ جسم سے خون پی نہ
جائے ۔" **25** تب بلق نے بلعام سے کہا ، " تم نے اُن لوگوں کے لئے نہ دعا کی اور نہ ہی
ان پر لعنت کی ۔" **26** بلعام نے جواب دیا میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا ، " میں
صرف وہی کہوں گا جو خدا وند مجھ سے کہنے کے لئے کہتا ہے ۔ " **27** تب بلق
نے بلعام سے کہا اس لئے تم میرے ساتھ دُوسری جگہ پر چلو ممکن ہے کہ خدا خوش

ہو جائے اور تمہیں اس جگہ سے بد دعا دینے دے ۔ 28 اس لئے بلق بلعام کو ہور پہاڑ
کی چوٹی پر لے گیا ۔ یہ پہاڑ ریگستان کے کونے پر واقع ہے ۔ 29 بلعام نے کہا ، ”
یہاں سات قربان گاہیں بناؤ تب سات سانڈ اور سات مینڈھے قربان گاہوں پر قربانی
کے لئے تیّار کرو ۔” 30 بلق نے وہی کیا جو بلعام نے کہا ۔ بلق نے ہر ایک قربان گاہ
پر ایک بیل اور ایک مینڈھا کی قربانی پیش کی ۔

Numbers 24

بلعام کو معلوم ہوا کہ خداوند اسرا ئیل کو فضل و برکت دینا چا ہتا ہے ۔ اسی لئے 1
بلعام کسی طرح کے جا دو منتر کی طرف نہیں مُڑا جیسا کہ اس نے پہلے کیا تھا ۔
بلکہ وہ اپنا رُخ ریگستان کی طرف کر لیا ۔ 2 بلعام نے ریگستان کے پا ر تک دیکھا
اور سبھی بنی اسرا ئیلیوں کو دیکھ لیا وہ الگ الگ اپنے خاندانی گروہ کے علاقے
میں خیمہ ڈالے ہو ئے تھے ۔ تب خدا کی روح بلعام پر آئی ۔ 3 اور بلعام نے یہ الفاظ
کہے :” یہ پیغام بعور کے بیٹے بلعام کی طرف سے ۔ میں جن چیزوں کے متعلق کہہ
رہا ہوں انہیں صاف دیکھ رہا ہوں ۔ 4 یہ الفا ظ ویسا ہی کہے گئے تھے جیسا کہ
میں نے خدا کے الفا ظ سنے تھے ۔ میں ان چیزوں کو دیکھ سکتا ہوں جنکا کہ خدا
قادرمطلق نے دیکھنے کی اجا زت دی ہے ۔ میں ان چیزوں کو کہتا ہوں جسے میں
دیکھ سکتا ہوں۔ جب میں کھلی ہو ئی آنکھوں سے انکے سامنے سجدہ کرتا ہوں ۔
5 “یعقوب کے لو گو ! تمہا رے خیمے بہت خوبصورت ہیں ۔ اے بنی اسرا ئیلیو تمہا
رے بسنے کی جگہ بہت خوبصورت ہے ۔ 6 تمہا رے خیمے وادی کی طرح ملک
کے ایک کونے سے دوسرے کو نے تک پھیلے ہو ئے ہیں ۔ یہ ندی کے کنا رے اُگے
با غ کی طرح ہیں ۔ یہ خداوند کی طرف سے بوئی گئی فصل کی طرح ہے۔ یہ ندیوں
کے کنا رے اُگے دیو دار کے خوبصورت درختوں کی طرح ہیں۔ 7 تمہیں پینے کے لئے
ہمیشہ پانی ملے گا۔ تمہیں فصلیں اُگا نے کے لئے موافق پانی ملے گا ۔ تمہا رے بادشا
ہ اجاج سے بڑھ کر ہو گا ۔ تیری سلطنت کو عروج حا صل ہو گا۔ 8 خدا ان لو گوں

کو مصر سے باہر لا یا۔ وہ اتنے طاقتور ہیں جیسے کو ئی جنگلی سانڈ ۔ وہ اپنے تمام دشمنوں کو شکست دینگے ۔ وہ اپنے دُشمنوں کی ہڈیاں چور کر دینگے ۔ وہ اپنے تیروں سے دشمنوں کو مار ڈا لیں گے ۔ 9 " وہ اُس شیر ببر کی طرح ہے جو سو رہا ہے ۔ کو ئی آدمی اتنی ہمت وا لا نہیں جو اسے جگا دے ۔ کو ئی آدمی جو تمہیں دعا دے گا وہ دعا پا ئے گا ۔ اور کو ئی آدمی جو تمہیں لعنت دیگا لعنت پا ئیگا ۔" 10 تب بلعام پر بلق بہت غصّہ ہو ا ۔ بلق نے بلعام سے کہا ، " میں چا ہتا ہوں کہ تم آؤ اور ہم لو گوں کے دشمنوں پر لعنت کرو ۔ لیکن تم نے اُن کو دعا دی ہے ۔ تم نے انہیں تین بار دعا دی ہے ۔ 11 اب رخصت ہو اور گھر جا ؤ ۔ میں نے کہا تھا کہ میں تمہیں بہت زیادہ معاوضہ دونگا ۔ لیکن خداوند نے تمہیں انعام حاصل کرنے سے محروم کیا ہے ۔" 12 بلعام نے بلق سے کہا ، " تم نے آدمیوں کو میرے پاس بھیجا ۔ اُن آدمیوں نے مجھ سے آنے کیلئے کہا لیکن میں نے اُن سے کہا ۔ 13 ' بلق اپنا سونے چاندی سے بھرا گھر مجھ کو دے سکتا ہے لیکن میں تب بھی صرف وہی بات کہہ سکتا ہوں۔ جسے کہنے کے لئے خداوند حکم دیتا ہے ۔ میں اچھا یا بُرا بالکل کچھ نہیں کرسکتا ۔ مجھے وہی کرنا چا ہئے جو خداوند کا حکم ہو ۔' کیا تمہیں یاد نہیں کہ میں نے یہ باتیں تمہا رے لو گوں سے کہیں ؟ 14 اب میں اپنے لو گوں کے بیچ جا رہا ہوں لیکن تم کو ایک بات کی ہدایت کر نا چا ہتا ہوں۔ میں تم سے کہنا چا ہتا ہوں کہ مستقبل میں بنی اسرا ئیل تمہا رے لو گوں کے ساتھ کیا کریں گے ؟"
15 تب بلعام نے یہ باتیں کہیں ۔ " بعور کے بیٹے بلعام کے یہ الفاظ ہیں : یہ اس آدمی کے الفاظ ہیں جو چیزوں کو صاف صاف دیکھ سکتا ہے ۔ 16 یہ اس آدمی کے الفا ظ ہیں جو خدا کی باتیں سنتا ہے ۔ سچے خدانے مجھے علم دیا ہے ۔ میں نے وہ دیکھا ہے جسے خدائے تعالیٰ قادر مطلق نے مجھے دکھا نا چا ہا ہے ۔ میں جو کچھ دیکھتا ہوں وہی سچا ئی کے ساتھ کہتا ہوں۔ 17 " میں خداوند کو دیکھتا ہوں لیکن اب نہیں ۔ میں اسکو آتا ہوا دیکھتا ہوں لیکن جلد نہیں۔ یعقوب کے خاندان سے ایک ستارہ آئے گا ۔ بنی اسرا ئیلیوں میں سے ایک نیا حاکم آئے گا ۔ وہ حاکم موآبی لو گوں پر ظلم کریگا اور اسے مار ڈالے گا۔ وہ حاکم شعیر کے سبھی بیٹوں پر ظلم کرے گا اور اسے مار ڈالے گا۔ 18 ملک ادوم کی شکست ہو گی ۔ نئے بادشاہ کا دُشمن شعیر شکست کھا جا ئے گا ۔ بنی اسرا ئیل طاقتور ہو جا ئیں گے ۔ 19 "

یعقوب کے خاندا ن سے ایک نیا حاکم آئے گا۔ شہر میں زندہ بچے تمام لوگوں کو وہ حاکم تباہ کریگا۔" 20 تب بلعام نے اپنے عمالیقی لوگوں کو دیکھا اور ان سے یہ باتیں کہیں: " سبھی قومو ں میں عمالیق سب سے پہلی قوم تھی ۔ لیکن عما لیق بھی تباہ کیا جائے گا ۔" 21 تب بلعام نے قینیوں کو دیکھا اور ان سے یہ باتیں کہیں :" تمہیں بھروسہ ہے کہ تمہا را ملک اسی طرح محفوظ ہے جیسے کسی اونچے کھڑے پہا ڑ پر بنا گھونسلہ۔" 22 لیکن قینیو! تم تباہ کئے جا ؤ گے ۔ اسور تمہیں قیدی بنا ئے گا ۔ 23 تب بلعام نے یہ الفاظ کہے : کو ئی آدمی نہیں رہ سکتا جب خدا یہ کرتا ہے ۔ 24 پر کتّیم کے ساحل سے جہاز آئیں گے ۔ وہ جہا ز اسور اور عبر کو شکست دیں گے ۔ لیکن وہ لو گ بھی تباہ کر دئے جا ئیں گے ۔ 25 تب بلعام اٹھا اپنے گھر کو واپس ہو گیا اور بلق بھی اپنا رستہ اختیار کیا

قصہ گھرنٹ ہے کیونکہ اس میں کہا گیا کہ مصر سے نکلتے ہی مواب اور کنعان والے بنی اسرائیل کے مخالف ہو چلے تھے وہ علاقے کے نبیوں سے یا اولیاء سے بنی اسرائیل کے خلاف دعا کرواتے جو وہ بادل نخواستہ کرتے – جبکہ قرآن کہتا ہے کہ ارض مقدس سرزمین کنعان و مواب میں موسی اور ان کی قوم داخل ہی نہ ہو سکے – چالیس سال تک صحراء میں ہی بھٹکتے رہے- اس قصے سے اہل کتاب ثابت کرتے ہیں کہ انبیاء صرف بنی اسرائیل کے ہی ہیں جو غیر بنی اسرائیل کے تھے ان کی نبوت صلب ہو گئی جیسے ہی انہوں نے بنی اسرائیل کے خلاف زبان کھولی - اس بنا پر ان کے معابد (سنا گوگ) میں اس قصے کو دلیل کے طور پیش کیا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جھوٹے نبی تھے

تلمود کے مطابق بلعم کے واقعہ کے بعد موسی نے بددعا دی کہ آج کے بعد کوئی غیر بنی اسرائیلی شخص نبی نہ بن سکے

یروشلم میں حشر دوم سے قبل یہودییوں کی ایک شوری تھی جس کو

Sanhedrin

صنحدرن کہا جاتا ہے- وہ یہ فتوی دیتی تھی کہ کون نبی ہے ،کون نہیں ہے اور اسی صنحدرن کا فتوی تھا کہ عیسیٰ نبی نہیں ہے کیونکہ یہ (نعوذ باللہ) ابن اللہ ہونے کا دعوی کر رہا ہے جیسا بائبل میں بیان ہوا ہے- یمنی یہودی اس کے خلاف کہتے تھے ان کے نزدیک غیر بنی اسرائیل میں بھی نبی ہو سکتا ہے اور یہ اہم بات ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اوائل اسلام میں جتنے بھی یہودی دور نبوی اور دور خلفاء میں اسلام قبول قبول کرنے والے ہیں اکثر یمنی یہودی تھے – اس کے برعکس عراق و بابل و شام کے یہودی اپنے عقیدے پر قائم رہے

اہل کتاب نے موجودہ توریت پر تحقیق کی ہے اور ان کے مطابق موجودہ توریت اصل میں متخالف عقیدوں کے یہودیوں کی کتب کا مجموعہ ہے اس کو

Documentary Hypothesis

کہا جاتا ہے – راقم اس قول سے متفق ہے اور میری تحقیق میں توریت کتاب استثنا باب ۱۲ سے ۲۲ ہی صرف اصل توریت ہے – باقی سب قصے ہیں جو یہود نے جمع کیے ان کی صحت دکھے بغیر ان کو اصل توریت کے شروع میں اور آخر میں لگا دیا یا انہوں نے واقعات کو گھڑا

Documentary Hypothesis

کے مطابق بلعم کا قصہ اس گروہ نے بیان کیا جو کتاب استثنا کے خلاف تھا یعنی اصل توریت کو چھپاتا تھا

ابن کثیر نے اس کا ایک نام بَلْعَامُ (یا بُلْعُمُ) ابْنُ بَاعُورَ بْنِ شُهُومَ بن قوشتم ابن مَابَ بْنِ لُوطِ بْنِ هَارَانَ بھی ذکر کیا ہے یعنی ال لوط میں سے تھا

بلعم باعور پر تفسیروں میں متضاد قصے ہیں کوئی اس کو بنی اسرائیل کا کہتا ہے، کوئی کنعان کا، کوئی بلقاء نامی کسی بستی کا ،کوئی موسی کا سفیر کہتا ہے تو کوئی اس کو یمن کا کہتا ہے کوئی غیر بنی اسرائیلی لیکن ال لوط کا کہتا ہے اور یہ تمام اقوال راویوں نے اصحاب رسول سے منسوب کیے ہیں

قرآن سورہ الاعراف آیت ۷۵ میں ہے

(175) وَاتْلُ عَلَيْـهِـمْ نَبَاَ الَّـذِیۤ اٰتَيْنَاهُ اٰيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْـهَا فَاَتْـبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِيْنَ

اور انہیں اس شخص کا حال سنا دے جسے ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں پھر وہ ان سے نکل گیا پھر اس کے پیچھے شیطان لگا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔

ہمارے مفسرین نے اپنی تفسیروں میں اس قصے کو سورہ اعراف کی آیت وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ کے حوالے سے بلاسند نقل کیا ہے کوئی صحابی اس کو بني إسرائيل کا بتا رہا ہے تو کوئی کنعان کا کہتا ہے مثلا

البحر المديد في تفسير القرآن المجيد از أبو العباس أحمد بن محمد الفاسي الصوفي (المتوفى: ١٢٢٤ هـ) نے اس کو بیان کیا ہے

وقال ابن عباس: هو رجل من الكنعانيين، اسمه: «بلعم» ، كان عنده الاسم الأعظم، فلما أراد موسى قتل الكنعانيين، وهم الجبارون، سألوه أن يدعو على موسى باسم الله الأعظم، فأبى، فألحوا عليه حتى دعا ألا يدخل المدينة، ودعا موسى عليه. فالآيات التي أعطيها، على هذا: اسم الله الأعظم

ابن عباس کا کہنا ہے یہ غیر بني إسرائيل کا تھا

تفسير البغوي الشافعي (المتوفى : 510هـ) میں ہے

.قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ بَلْعَمُ بْنُ بَاعُورَاءَ. وقال مجاهد: بلعام بن باعور. وَقَالَ عَطِيَّةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: كَانَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

یہ بھی لکھا ہے

فَدَعَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُ الِاسْمُ الْأَعْظَمُ وَالْإِيمَانُ، فَنَزَعَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَعْرِفَةَ وَسَلَخَهُ منها فخرجت منه صورة كَحَمَامَةٍ بَيْضَاءَ،

موسی نے اس کے خلاف دعا کی تو اس سے الِاسْمُ الْأَعْظَمُ کا علم اور ایمان جاتا رہا اور کبوتری کے انڈے کی شکل میں اس سے نکل آیا

ایک قول ابن مسعود سے منسوب کیا گیا ہے

عن ابن مسعود – رضي الله عنه – في هذه الآية قال: نزلت في بلعم بن أَبَر. أخرجه الطبري في تفسيره (10/ 567)، والنسائي في الكبرى (11193)، وابن أبي حاتم (1616)، والطبراني (9064)، وورد عن ابن عباس – رضي الله عنهما – قال: نزلت في بَلْعَم بن باعرا رجل من مدينة الجبارين وكذا روي عن مجاهد، أخرجه الطبري في تفسيره (10/ 576) (10/ 568)، وانظر تفاصيل القصة عند الطبري.

تفسیر طبری میں ہے

حدثنا ابن حميد قال: حدثنا جرير، عن منصور، عن أبي الضحى، عن مسروق، عن ابن مسعود، في قوله: (واتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا) قال: رجل من بني إسرائيل يقال له: بَلْعَم بن أَبَر.

ابن مسعود نے اس آیت پر کہا یہ بني إسرائيل کے ایک شخص بَلْعَم بن أَبَر کے بارے میں ہے

سند میں أَبُو الضُّحَى، مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ کا تفرد ہے

اسی سند سے مستدرک حاکم میں ہے

أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ " {وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا} [الأعراف: 175] قَالَ: هُوَ بَلْعَمُ بْنُ بَاعُورَاءَ

أَبُو الضُّحَى، مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ نے اب نام بدل کر بَلْعَمُ بْنُ بَاعُورَاءَ کر دیا ہے

راقم سمجھتا ہے کہ اس قول کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منسوب کیا گیا ہے

تفسير حدائق الروح والريحان في روابي علوم القرآن از محمد الأمين بن عبد الله الأرمي العلوي الهرري الشافعي میں ہے

وقال (2) ابن مسعود: هو رجل من بني إسرائيل، بعثه موسى إلى ملك مدين داعيا إلى الله، فرشاه الملك، وأعطاه الملك على أنّ يترك دين موسى، ويتابع الملك على دينه، ففعل وأضل الناس بذلك.

ابن مسعود نے کہا یہ بنی اسرائیل کا تھا موسی کا مشرک بادشاہ کی طرف سفیر تھا اس کے ساتھ مل گیا اور لوگوں کو گمراہ کیا

راقم کہتا ہے یہ قول کیسے صحیح ہے؟ بنی اسرائیل تو صحراء میں بھٹک رہے تھے اور کنعان میں داخلے سے ہی انکار کر چکے تھے جیسا قرآن میں ہے تو یہ واقعہ کب ہوا ؟ ایسا ممکن نہیں کہ یہ ہوا ہو – موسی علیہ السلام کو تو حکم دیا گیا کہ کنعان پر حملہ کرو انہوں نے ایک خفیہ مشن کنعان پر بھیجا جس نے واپس آ کر کہا کہ ہم نہیں لڑیں گے تم اور تمہارا رب لڑے گا

قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ ۛ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۛ يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ

فرمایا یہ ان پر چالیس سال حرام ہے ، زمین پر بھٹکتے پھریں گے پس فاسقوں پر افسوس مت کرنا

افسوس ابن کثیر کا ذہن اس طرف گیا لیکن انہوں نے غور نہیں کیا تفسیر میں لکھا

وَأَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ بِلْعَامَ بْنَ بَاعُورَا أَعَانَ الْجَبَّارِينَ بِالدُّعَاءِ عَلَى مُوسَى، قَالَ: وَمَا ذَاكَ إِلَّا بَعْدَ التِّيهِ، لِأَنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ التِّيهِ لَا يَخَافُونَ مِنْ مُوسَى وَقَوْمِهِ، هَذَا اسْتِدْلَالُهُ،

اس پر اجماع ہے کہ بِلْعَامَ بْنَ بَاعُورَا جو ہے وہ سرکشوں میں سے تھا اپنی اس دعا کی وجہ سے جو موسی پر کی اور کہا کہ یہ واقعہ بعد دشت التیہ ہوا کیونکہ اس دشت سے قبل تو بنی اسرائیل اور موسی سے یہ ڈرتے نہیں تھے یہ استدلال ہے

راقم کہتا ہے کہ موسی کی خود وفات اسی دشت تیہ میں ہوئی وہ بنی اسرائیل کے ساتھ ہی اس صحرا میں رہے یہاں تک کہ ٤٠ سال گزر گئے اور اس دوران موسی علیہ السلام کی وفات ہوئی – یعنی کنعان (ارض مقدس) والوں سے ان کی کوئی ملاقات نہ ہوئی

تفسير مراح لبيد لكشف معنى القرآن المجيد از المؤلف: محمد بن عمر نووي الجاوي البنتني إقليما، التناري بلدا (المتوفى: 1316هـ) میں ہے

قال ابن عباس وابن مسعود ومجاهد رحمهم الله تعالى: نزلت هذه الآية في بلعم بن باعوراء، وذلك لأن موسى عليه السلام قصد بلده الذي هو فيه وغزا أهله وكانوا كفارا، فطلبوا منه أن يدعو على موسى عليه السلام وقومه وكان مجاب الدعوة

ابن عباس و ابن مسعود اور مجاہد نے کہا یہ بلعم بن باعوراء کے بارے میں ہے اور یہ اس وقت ہوا جب موسی نے ایک شہر جہاں لوگ مشرک تھے پر غزوہ کا قصد کیا تو اہل شہر نے بلعم بن باعوراء کو طلب کیا کہ وہ موسی اور ان کی قوم کے خلاف دعا کرے اور اس کی دعا قبول ہوتی تھی

تفسیر طبری میں ہے

حدثني محمد بن سعد قال: ثني أبي قال: ثني عمي قال: ثني أبي، عن أبيه، عن ابن عباس، قوله: (واتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا فانسلخ منها) قال: هو رجل يدعى بلعم، من أهل اليمن.

ابن عباس نے کہا یہ یمن کے شخص بلعم کے بارے میں ہے

راقم کہتا ہے سند میں عطیہ العوفی سخت ضعیف ہے اور یہ بلعم اب یمنی ہو گیا ہے

تفسیر طبری میں ہے

حدثني المثنى قال: حدثنا عبد الله بن صالح قال: حدثني معاوية، عن علي، عن ابن عباس، قوله: (واتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا فانسلخ منها) قال: هو رجل من مدينة الجبارين يقال له: بلعم

علی بن ابی طلحہ کا سماع ابن عباس سے نہیں ہے

علي بن أبي طلحة قال دحيم لم يسمع التفسير من بن عباس وقال أبو حاتم علي بن أبي طلحة عن بن عباس مرسل

شیعہ تفسیروں میں بھی اس کا ذکر ہے اور تفسیر قمی میں اسکو ال فرعون کے ہمدردوں میں سے کہا گیا ہے جس کو اسم اعظم کا علم تھا اس کی دعا قبول ہوتی تھی

عن الحسين بن خالد عن أبي الحسن الرضا عليه السلام أنه أعطى بلعم بن باعورا الاسم الأعظم فكان يدعو به فيستجيب له فمال الى فرعون فلما مر فرعون في طلب موسى وأصحابه، قال فرعون لبلعم: ادع الله على موسى وأصحابه ليحبسه علينا

امام أبي الحسن الرضا نے کہا بلعم بن باعورا کو اسم الأعظم دیا گیا تھا وہ اس سے دعا کرتا تو قبول ہوتی پس فرعون اس کی طرف مائل ہوا اور موسی اور ان کے اصحاب کو طلب کیا اور اس سے کہا اللہ سے موسی اور ان کے اصحاب کے لئے دعا کرو

شیعہ کتاب مستدرك سفينة البحار از علي النمازي میں ہے

بلعم بن باعور كان من ولد لوط يعرف اسم الله الأعظم فمال إلى فرعون وآثر الحياة الدّنيا وأراد الدعاء على موسى وبني إسرائيل

بلعم بن باعور کا تعلق لوط علیہ السلام کی اولاد سے تھا وہ اسم الله الأعظم جانتا تھا پس فرعون اس کی طرف مائل ہوا .. اور اس نے ارادہ کیا کہ موسی اور ان کی قوم کے خلاف دعا کرے

یعنی یہ بنی اسرائیل کا نہیں تھا یہ بنی لوط کا تھا

شیعہ تفسیر بحار الأنوار محمد باقر المجلسي میں ہے

قال الصادق عليه السلام: لا يكون في الجنة من البهائم سوى حمارة بلعم ابن باعور

امام جعفر نے کہا چوپائے جنت میں نہیں جائیں گے سوائے بلعم ابن باعور کے گدھے کے

شیعوں کے بقول بلعم تو فرعون کا درباری ال لوط علیہ السلام میں سے تھا

گویا نسل ابراہیم اور نسل لوط میں بیر تھا جو فرعون کو بھی پتا تھا - یاللعجب

کتاب گنتی میں ہے کہ بلعم باعور جو یہود کے مطابق یہ ایک کشفی تھا یا غیر بنی اسرائیلی نبی تھا جو بنی اسرائیل کے خلاف پیشین گوئییاں کرتا تھا - اس کی ایک پیشین گوئی تھی کہ داود کی نسل سے نبی اسرائیل میں کوئی آئے گا

Book of Numbers chapter 28

A star will come out of Jacob

یعقوب (کی نسل) سے ایک تارہ نکلے گا

یہودی مورخ جوسیفس کے بقول غیر بنی اسرائیلی بلعم باعور ایک ساحر تھا[2] بہر الحال یہ بات یہود میں مشہور ہوئی اور یہود ، یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ایک مسیح کا انتظار کرنے لگ گئے -

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ کا اس آیت پر کہنا تھا کہ اس میں جو شخص مراد ہے وہ أمية بن أبي الصلت الثقفي ہے

قال ابن أبي حاتم: حدثنا يونس بن حبيب، حدثنا أبو داود، حدثنا شعبة، أخبرني يعلى بن عطاء قال: سمعت نافع بن عاصم يقول: سمعت عبد الله بن عمرو يقول في هذه الآية (واتل عليهم نبأ الذي آتيناه آياتنا فانسلخ منها) ، قال: هو أمية بن أبي الصلت الثقفي.

ابن حجر نے ابن حجر في الفتح (154/7) میں اس قول کی سند کو قوی قرار دیا ہے وروی ابن مردويه بإسناد قوي عن عبد الله بن عمرو ابن العاص

---

2 Philo, *De Vita Moysis*, i. 48: "a man renowned above all men for his skill as a diviner and a prophet, who foretold to the various nations important events, abundance and rain, or droughts and famine, inundations or pestilence."

عبد اللہ بن عمرو اور اہل کتاب کی کتب

ابن کثیر کی کتاب البداية والنهاية دیکھی اس میں وہ عبد اللہ بن عمرو ایک کی روایت پر کہتے ہیں

وَرَفْعُهُ فِيهِ نَكَارَةٌ، لَعَلَّهُ مِنَ الزَّامِلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ أَصَابَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَ الْيَرْمُوكِ مِنْ كُتُبِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَكَانَ يُحَدِّثُ مِنْهُمَا أَشْيَاءَ غَرَائِبَ.

اور اس میں نکارت کو بلند کیا ہے لگتا ہے ان اونٹنیوں والی کتب جو اہل کتاب میں سے تھیں جو ان کے ہاتھ لگیں یوم یرموک میں پس اس سے غریب چیزیں روایت کرتے

اس بات کو سات دفعہ کتاب میں ابن کثیر نے لکھا ہے جس سے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بغض کا اندازہ ہوتا ہے

اس کتاب البداية والنهاية میں ابن کثیر ج ۲ ص ۲۹۹ کہتے ہیں کہ انکی روایات

وكان فيهما إسرائيليات يحدث منها وَفِيهِمَا مُنْكَرَاتٌ وَغَرَائِبُ.

ان إسرائیلیات میں سے تھیں جن کو عبد اللہ روایت کرتے اور ان میں منکرات اور غریب روایات تھیں

راقم کہتا ہے نقل کے لئے عقل درکار ہے ، وہ روایات جن پر ابن کثیر نے عبد اللہ بن عمرو پر إسرائیلیات بیان کرنے کا الزام لگآیا ہے وہ سات روایات ہیں ان سات روایات کو

رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ (منکرات روایت کرنے کے لئے مشہور ہے قال البخاری : عنده مناكير) نے

مُجَاهِدٍ (سماع میں اختلاف ہے اختلف في روايته عن عبد الله بن عمرو فقيل لم يسمع منه جامع التحصيل في أحكام المراسيل از العلائي (المتوفى: 761هـ)) نے

وهب بن جابر الخیوانی (مجھول ہے دیکھئے میزان الآعتدال از الذھبی) نے

حيي بن عبد الله بن شريح المعافري (ضعیف) نے روایت کیا ہے

جو یا تو ضیف ہیں یا مجھول ہیں یا منکر روایت بیان کرنے کے لئے مشھور ہیں تو عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا کیا قصور ہے؟ قصور تو ان راویوں کا ہے جنہوں نے ان مکزوبہ اسرائیلیات کو ان سے منسوب کیا

تفسیر ابن کثیر میں سورہ ال عمران ، الانعام میں بھی اس الزام کو دہرایا گیا

إنه من مفردات ابن لهيعة ، وهو ضعيف ، والأشبه – والله أعلم – أن يكون موقوفاً على عبد الله بن عمرو بن العاص ، ويكون من الزاملتين اللتين أصابها يوم اليرموك

بے شک اس میں ابن لھیعة کا تفرد ہے جو ضعیف ہے اور مجھ کو شبہ ہے اللہ کو پتا ہے کہ یہ روایت عبد اللہ بن عمرو بن موقوف ہے ہو سکتا ہے یہ ان میں سے جو دو اونٹنیوں پر لدی ہوئی تھیں

راقم کہتا ہے ابن کثیر کا قول باطل ہے کہ عبد اللہ بن عمرو ان کتب اہل کتاب سے روایت کر رہے تھے – راقم کو اس گمان کی کوئی صریح دلیل نہیں ملی جس میں صحیح سند سے انہوں نے اسرائیلیات کو روایت کیا ہو –اللہ کو حقیقت کی خبر ہے

مملکت سلیمان کا ذکر

مملکت سلیمان قوم نبی اسرائیل کا گولڈن دور تھا – ہر طرف مال و دولت کی کثرت ، عظیم عمارات ، محراب و تمثیلین وغیرہ یروشلم میں جنات سے نبوائے گئے لیکن سلیمان کے بیٹے رحبوم کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل میں پھوٹ پڑی تو انہوں نے الٹا سلیمان علیہ السلام کو ایک جادو گر قرار دے دیا – شیعہ راویوں المنهال بن عمرو نے بیان کیا جو یمنی اسدی قبیلہ کا تھا نے بیان کیا - تفسیر ابن ابی حاتم ح رقم ۱۸۳۵۵ میں ہے

قَوْلُهُ تَعَالَى: وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ

وَبِسَنَدٍ قَوِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَدْخُلَ الْخَلَاءَ فَأَعْطَى الْجَرَادَةَ – خَاتَمَهُ وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ، وَكَانَتْ أَحَبَّ نِسَائِهِ إِلَيْهِ فَجَاءَ الشَّيْطَانُ فِي صُورَةِ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا: هَاتِي خَاتَمِي فَأَعْطَتْهُ فَلَمَّا لَبِسَهُ دَانَتْ لَهُ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَالشَّيَاطِينُ، فَلَمَّا خَرَجَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْخَلَاءِ قال لها: هَاتِي خَاتَمِي فَقَالَتْ: قَدْ أَعْطَيْتُهُ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَنَا سُلَيْمَانُ قَالَتْ: كَذَبْتَ لَسْتَ سُلَيْمَانَ فَجَعَلَ لَا يَأْتِي أَحَدًا يَقُولُ: أَنَا سُلَيْمَانُ إِلَا كَذَّبَهُ حَتَّى جَعَلَ الصِّبْيَانُ يَرْمُونَهُ بِالْحِجَارَةِ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَامَ الشَّيْطَانُ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ - فَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَرُدَّ عَلَى سليمان عليه السلام سلطانه أَلْقَى فِي قُلُوبِ النَّاسِ إِنْكَارَ ذَلِكَ الشَّيْطَانِ فَأَرْسَلُوا إِلَى نِسَاءِ «1» سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوا لهن أيكون من سليمان شيء؟ قلنا: نَعَمْ إِنَّهُ يَأْتِينَا وَنَحْنُ حُيَّضٌ، وَمَا كَانَ يَأْتِينَا قَبْلَ ذَلِكَ

قوی سند کے ساتھ ابن عباس سے نقل کیا گیا ہے کہ جب سلیمان علیہ السلام بیت الخلاء میں جاتے، اپنی انگوٹھی جرادہ کو دیتے، جو کہ ان کی بیوی تھی، اور سب سے عزیز تھی۔ شیطان ، سلیمان کی صورت میں اس کے پاس آیا، اور کہا کہ مجھے میری انگوٹھی دو۔ تو اس نے دے دی۔ جب اس نے پہن لی، تو سب جن و انس و شیطان اس کے قابو میں آ گئے۔ جب سلیمان علیہ السلام نکلے، تو اس سے کہا کہ مجھے انگوٹھی دو۔ اس نے کہا کہ وہ تو میں سلیمان کو دے چکی ہوں۔ آپ نے کہا کہ میں سلیمان ہوں۔ اس نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، تم

سلیمان نہیں۔ پس اس کے بعد ایسا کوئی نہیں تھا کہ جس سے انہوں نے کہا ہو کہ میں سلیمان ہوں، اور ان کی تکذیب نہ کی گئی ہو۔ یہاں تک کہ بچوں نے انہیں پتھروں سے مارا۔ جب انہوں نے یہ دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ اللہ کا امر ہے۔ شیطان لوگوں میں حکومت کرنے لگا- جب اللہ نے اس بات کا ارادہ کیا کہ حضرت سلیمان کو ان کی سلطنت واپس کی جائے تو انہوں نے لوگوں کے دلوں میں القا کیا کہ اس شیطان کا انکار کریں۔ پس وہ ان کی بیویوں کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ آپ کو سلیمان میں کوئی چیز نظر آئی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! اب وہ ہمارے پاس حیض کے دونوں میں بھی آتے ہیں، جب کہ پہلے ایسا نہیں تھا۔

یہی واقعہ ابن کثیر نے بھی اپنی تفسیر، ج 7، ص 59-60 میں درج کیا ہے۔ سند کے بارے میں انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ

إسناده إلى ابن عباس رضي الله عنهما قَوِيٌّ، وَلَكِنَّ الظَّاهِرَ أَنَّهُ إِنَّمَا تَلَقَّاهُ ابْنُ عباس رضي الله عنهما إِنْ صَحَّ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِيهِمْ طائفة لا يعتقدون نبوة سليمان عليه الصلاة والسلام فَالظَّاهِرُ أَنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَيْهِ، وَلِهَذَا كَانَ فِي هذا السِّيَاقِ مُنْكَرَاتٌ مِنْ أَشَدِّهَا ذِكْرُ النِّسَاءِ فَإِنَّ المشهور عن مجاهد وغير واحد من أئمة السلف أَنَّ ذَلِكَ الْجِنِّيَّ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَى نِسَاءِ سليمان بل عصمهن الله عز وجل منه تشريفا وتكريما لنبيه عليه السلام. وَقَدْ رُوِيَتْ هَذِهِ الْقِصَّةُ مُطَوَّلَةً عَنْ جَمَاعَةٍ من السلف رضي الله عنهم كَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَجَمَاعَةٍ آخَرِينَ وَكُلُّهَا مُتَلَقَّاةٌ مِنْ قَصَصِ أَهْلِ الْكِتَابِ، والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب.

راقم کہتا ہے تفسیر ابن حاتم ۹۰۰ صفحات کی کتاب ہے اس میں کسی بھی روایت پر سند قوی یا ضعیف یا صحیح نہیں ملتا

یہ واحد روایت 18355 ہے جس پر وَبِسَنَدٍ قَوِيٍّ سند قوی ملتا ہے لیکن حیرت ہے کہ اس کی سند ابن ابی حاتم نے نہیں دی- لگتا ہے اس میں تصرف و تحریف ہوئی ہے جب سند ہے ہی نہیں تو قوی کیسے ہوئی؟

راقم نے تلاش کیا تو کتاب : الدخيل في التفسير المؤلف: مناهج جامعة المدينة العالمية کے مطابق اس کی سند ہے

ومن أنكرها أيضًا ما قال ابن أبي حاتم: حدثنا علي بن حسين، قال: حدثنا محمد بن العلاء وعثمان بن أبي شيبة وعلي بن محمد، قال: حدثنا أبو معاوية، قال: أخبرنا الأعمش، عن المنهال بن عمرو، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس -

رضي الله عنهما- في قوله – تعال ى-: {وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ}، قال: أراد سليمان - عليه الصلاة والسلام- أن يدخل الخلاء وكذا وكذا; ذكر الرواية التي سبق ذكرها

اس کی سند میں المنهال بن عمرو ہے جو ضعیف ہے اور کٹر شیعہ ہے

شیعہ کتاب مستدرك الوسائل – الميرزا النوري الطبرسي – ج **13** – ص **105** میں آصف بن برخیا کا ذکر ہے کہ

العياشي في تفسيره : عن أبي بصير ، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال : " لما هلك سليمان ، وضع إبليس السحر ، ثم كتبه في كتاب وطواه وكتب على ظهره : هذا ما وضع آصف بن برخيا للملك سليمان بن داود (عليهما السلام) من ذخائر كنوز العلم ، من أراد كذا وكذا فليقل كذا وكذا ، ثم دفنه تحت السرير ، ثم استثاره لهم ، فقال الكافرون : ما كان يغلبنا سليمان الا بهذا ، وقال المؤمنون : هو عبد الله ونبيه ، فقال الله في كتابه : (واتبعوا ما تتلوا الشياطين على ملك سليمان) اي : السحر

العياشي اپنی تفسیر میں کہتے ہیں عن أبي بصير ، عن أبي جعفر (عليه السلام) سے کہ امام ابی جعفر نے کہا جب سلیمان ہلاک ہوئے تو ابلیس نے سحر لیا اور ایک کتاب لکھی ..(اور لوگوں کو ورغلایا). یہ وہ کتاب تھی جو اصف کو سلیمان سے حاصل ہوئی جو علم کا خزانہ ہے جو اس میں یہ اور یہ کہے اس کو یہ یہ ملے گا پھر اس سحر کی کتاب کو تخت کے نیچے دفن کر دیا پھر اس کو (دھوکہ دینے کے لئے واپس) نکالا اور کافروں نے کہا ہم پر سلیمان غالب نہیں آ سکتا تھا سوائے اس (جادو) کے (زور سے) اور ایمان والوں نے کہا وہ تو اللہ کے نبی تھے پس اللہ نے اپنی کتاب میں کہا اور لگے وہ (یہود) اس علم کے پیچھے جو شیاطین ملک سلیمان کے بارے میں پڑھتے تھے یعنی جادو

شیعوں کے نزدیک آصف بن برخیا اصل میں سلیمان علیہ السلام کے امام بنے اور وہ ایک خاص علم رکھتے تھے اور بعد میں شیطان نے آصف بن برخیا کے نام سے جادو کی کتاب لکھ کر تخت سلیمان کے نیچے دفن کی تاکہ لوگ گمراہ ہوں

راقم کہتا ہے یہ سب اسرائیلیات میں ہے منکر کلام ہے

قتادہ بصری سے منسوب ہے

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نا مَعْمَرٌ , عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: «كَتَبَتِ الشَّيَاطِينُ كُتُبًا فِيهَا كُفْرٌ وَشِرْكٌ , ثُمَّ دَفَنَتْ تِلْكَ الْكُتُبَ تَحْتَ كُرْسِيِّ سُلَيْمَانَ , فَلَمَّا مَاتَ سُلَيْمَانُ اسْتَخْرَجَ النَّاسُ تِلْكَ الْكُتُبَ» فَقَالُوا: هَذَا عِلْمٌ كَتَمَنَاهُ سُلَيْمَانُ فَقَالَ اللَّهُ: {وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ} [البقرة: 102]

شیاطین نے کتابیں لکھیں جس میں کفر و شرک تھا پھر ان کو سلیمان کے تخت کے نیچے چھپا دیا پھر جب سلیمان کی وفات ہوئی تو لوگوں نے ان کو نکالا اور کہا یہ وہ علم ہے جو سلیمان نے ہم سے چھپایا پس اللہ نے کہا{وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ} [البقرة

سب سے عجیب و غریب خبر کوفہ کے شیعہ اعمش نے دی ہے - تذکرۃ الحفاظ از الذہبی کے مطابق مفسر مجاہد نے تحقیق کی

ذكر محمد بن حميد أخبرنا عبد الله بن عبد القدوس عن الأعمش قال: كان مجاهد لا يسمع بأعجوبة إلا ذهب لينظر إليها. ذهب الى حضرموت ليرى بئر برهوت وذهب الى بابل وعليه وال فقال له مجاهد: تعرض على هاروت وماروت فدعا رجلا من السحرة فقال: اذهب به فقال اليهودي بشرط ألا تدعو الله عندهما قال فذهب به الى قلعة فقطع منها حجرا ثم قال خذ برجلى فهوى به حتى انتهى الى جوبة فإذا هما معلقين منكسين كالجبلين فلما رأيتهما قلت سبحان الله خالقكما فاضطربا فكأن الجبال تدكدكت فغشي على وعلى اليهودي ثم أفاق قبلى فقال قد أهلكت نفسك وأهلكتنى.

الأعمش نے کہا کہ مجاہد عجوبہ بات نہیں سنتے یہاں تک کہ اس کو دیکھتے وہ حضر الموت گئے تاکہ برہوت کا کنواں دیکھیں اور بابل گئےوہاں افسر تھا اس سے کہا مجھ پر ہاروت و ماروت کو پیش کرو پس جادو گروں کو بلایا گیا ان سے کہا کہ وہاں تک لے چلو ایک یہودی نے کہا اس شرط پر کہ وہاں ہاروت و ماروت کے سامنے اللہ کو نہیں پکارو گے – پس وہ وہاں گئے قلعہ تک اس کا پتھر نکالا گیا پھر یہودی نے پیر سے پکڑا اور لے گیا جہاں دو پہاڑوں کی طرح ہاروت و ماروت معلق تھے پس ان کو دیکھا (تو بے ساختہ مجاہد

بولے) سبحان اللہ جس نے ان کو خلق کیا – اس پر وہ (فرشتے) ہل گئے اور مجاہد اور یہودی غش کھا گئے پھرجب افاقہ ہوا تو یہودی بولا: تم نے تو اپنے آپ کو اور مجھے مروا ہی دیا تھا

راقم کہتا ہے یہ کیا بکواس ہے ؟ مجاہد یا اعمش نے جھوٹ نہیں بولا ہے بلکہ اس قول کی سند میں رافضی عبد اللہ بن عبد القدوس سخت مجروح ہے

أبو أحمد الحاكم : في حديثه بعض المناكير

أبو أحمد بن عدي الجرجاني : عامة ما يرويه في فضائل أهل البيت

أبو جعفر العقيلي : ليس لحديثه أصل، ولا يعرف إلا به، ومن هو في مثل حاله ومذهبه

أبو حاتم بن حبان البستي : ربما أغرب

أبو دواد السجستاني : ضعيف الحديث، ومرة: يرمي بالرفض

أبو سعيد بن عمرو النقاش : أورد له حديثا وقال: وضعه هو أو أحمد بن عثمان النهرواني

أبو عيسى الترمذي : ثقة

أحمد بن شعيب النسائي : ضعيف، وليس بثقة

ابن حجر العسقلاني : صدوق رمي بالرفض و كان أيضا يخطىء

الدارقطني : ضعيف

الذهبي : كوفي رافضي نزل الري، و كان خشبيا والخشبية قوم من الجهمية، روى عن الأعمش وغيره

سبط ابن العجمي : قال النقاش في الموضوعات له حديث وضعه أحمد أو شيخه عبد الله بن عبد القدوس

محمد بن إسماعيل البخاري : في الأصل صدوق، إلا أنه يروي عن أقوام ضعاف، ومرة: قال: مقارب الحديث، وقال: سمع الأعمش، وعبيدا المكتب سمع منه سعيد بن سليمان

مخلد بن مالك الجمال : لم يكن بشيء، كان يسخر منه، يشبه المجنون، يصيح الصبيان في أثره

مصنفوا تحرير تقريب التهذيب : ضعيف يعتبر به

يحيى بن معين : ليس بشيء، رافضي خبيث، ومرة قال: شيخ كان يقدم الري، لا أعرفه

مملکت سلیمان کے یہ جھوٹے قصے شیعہ اور رافضی راوی کیوں بیان کرتے پھر رہے تھے معلوم نہیں ہے